بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش گفتار

سلسلہ قادریہ کے امام، سلوک طریقت کے غوث الاعظم شاہ میراں، سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز (۴۷۱ھ - ۵۶۱ھ) نے تصوف، عرفان وفقہ اسلام پر جو کتب تصنیف فرمائیں نہایت اعلیٰ وارفع ہیں ان تصانیف میں الہامی واردات وخطاباتِ ربانی پر مشتمل مجموعے بھی ہیں جن کا بیان انہیں کے لیے ہی مخصوص ہوا، اور ان کی وساطت سے فیضِ عام کے طور پر ظاہر ہوا۔ ان الہامات وخطاباتِ ربانی پر مشتمل چند رسالے مشہور ہیں۔

اوّل، فتوح الغیب دوم، فتح ربانی سوم، فیض سبحانی

چہارم، رسالہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ یا رسالۂ غوثیہ

رسالۂ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ کی طرف سے کم وبیش چھیاسٹھ (۶۶) خطابات بہ سید عبدالقادر جیلانی سے براہِ راست صادر ہونے پر محیط ہے۔ بلکہ یہ تمام خطابات اللہ جلشانہٗ اور ان کے مقبول بندے سید عبدالقادر جیلانی کے درمیان راز ونیاز سے معمور مکالمات ہیں جن سے نہایت لطیف عارفانہ اسرار سے حجابات اٹھتے ہیں۔ ایسے الہامات وخطابات ربانی جس انسان پر وارد ہو سکتے

تھے وہ محبوبِ سبحانی ہونے کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا۔ ایسے اسرارِ کائنات کا انکشاف اسی پر ہو سکتا تھا جو غوث الثقلین ہو۔

رسالہ غوث الاعظم دراصل قرآنی فرمان و اطلاع، رویت حقتعالیٰ، پر توضیح ہے جو خود حقتعالیٰ جلشانہٗ کے خطابات و فرمودات سے مملو ہے۔ تصوف نفس انسانی اور عرفانِ رب تعالیٰ کی تعلیم دیتا ہے جس کا ماٰخذ قرآنِ حکیم ہے:

- سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ (۴۱:۵۳)
  ہم انکو اپنی نشانیاں آفاق میں اور انہی کے نفسوں میں دکھلاتے ہیں۔
- مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا (۱۷:۷۲)
  جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور راستہ بھٹکا ہوا ہے۔
- فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ (۲:۱۱۵)
  تم جس طرف بھی پلٹ جاؤ وہاں اللہ کی ذات ہے۔
- أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ (۴۱:۵۴)
  خبردار رہو یقیناً وہ اپنے رب کی ملاقات میں شبہ رکھتے ہیں۔
- وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (۵۱:۲۱)
  اور خود تم میں۔ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔

قرآن حکیم میں وارد ایسے ہی انکشافات و فرمودات کے ضمن میں بیسیوں احادیثِ قدسی و احادیثِ نبوی بھی موجود ہیں۔ اولیائے کرام نے حقیقتِ نفس و

عرفانِ رب تعالیٰ کے لیے انہیں ماٰخذ پر ہمیشہ بحث کی اور خلقِ خدا کو یگانگت، عشق و محبت کی تعلیم دی۔

سید عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے رسالہ مذکور میں اپنے مکالمات اور خطابات ربانی جلشانہٗ پیش کر کے انسان اور حقتعالیٰ میں قرب کا حقیقی اظہار کیا ہے۔ اسی ضمن میں عشق، فقر و رویت و وصال سے متعلق اشارات ہیں۔

ان فرمودات و خطابات کو ان کے بعد سے آنے والے صوفیائے کرام اپنے کلام و تصانیف میں تکرار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ رسالہ غوث الاعظم پر کئی شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں زیادہ معروف شرح حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۱ھ – ۸۲۵ھ) کی ہے جو کہ جواہر العشاق کے نام سے موسوم ہے۔ اس شرح کا اردو ترجمہ پروفیسر مولوی احمد حسین خان نے گلبرگہ دکن سے ۱۳۲۷ھ میں کیا جو کافی مقبول ہوا ہے۔ خواجہ گیسو دراز کی شرح وحدت الوجود کی حقیقتوں میں ڈوب جاتی ہے جس کے لیے قاری کا علم تصوف پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری نظر آتا ہے۔ تاہم سلوک و عرفان کے متلاشی اس ترجمہ سے کافی استفادہ کر سکتے ہیں اور محظوظ ہو سکتے ہیں۔ یہ امر بدیہی ہے کہ رسالہ غوث الاعظم جیسے مکالمات و خطابات کا ترجمہ یا شرح کرنے والا کوئی عارفِ ربانی ہی ہو سکتا ہے ہر کہ و مہ کا احاطہ کار نہیں ہے۔ بقول حضرت سلطان الفقر سلطان باھو قدس سرہٗ

ع

عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ھو (ابیاتِ باھوؒ)

(اے طالب) عارف (اہل اللہ) کی بات عارف (اہل اللہ) ہی سمجھ سکتا ہے (کلام عارف

کو اہلِ نفس کیا سمجھیں۔

یہ محض اتفاق کی بات نہیں بلکہ مشیتِ ایزدی ہی ہے کہ حضرت خواجہ گیسو دراز کی شرح رسالہ غوث الاعظمؓ کے بعد دنیائے فقر کے سلطان حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہٗ (١٠٣٨ھ۔١١٠٢ھ) کے خانوادہ کے سلطان العصر عارفِ حق حضرت غلام دستگیر القادری فخرِ کشمیرؒ (متوفی ١٤٠٦ھ) نے اپنی زندگی میں وصال سے چار سال قبل ہی رسالہ مذکورہ کا نہ صرف اردو میں خود ترجمہ فرمایا بلکہ اس کا اصل متن بغداد شریف (عراق) سے مکتبہ قادریہ بغداد کے مدیر کی اجازت کے بعد حاصل کر کے ١٤٠٢ھ مطابق ١٩٨٢ء کو ساتھ لائے۔ زیرِ نظر رسالہ اُسی اصل متن پر مشتمل ہے۔ حضرت صاحب موصوف کے ترجمہ کا وصف یہ ہے کہ نہایت سہل ہونے کے ساتھ بامعنی اور مربوط ہے۔ ایک عام قاری اور عالم ہر دو اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

حضرت غلام دستگیر القادریؒ کی خواہش تھی کہ یہ رسالہ بمعہ اصل متن اور ان کے بامعنی اردو ترجمہ کے شائع ہو جائے۔ اس کی طباعت و اشاعت کی سعادت حضرت صاحب کے فرزند سلطان محمد نواز ارشد کو حاصل ہوئی جو مبارک کے مستحق ہیں۔

سیدنا غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر وارد اس ارشادِ ربانی کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ:

العالم ھوالحق المتجلی فلا یکون مع اللہ غیراللہ ۔ عالم حق کا ظہور ہے۔ بس اللہ کے ساتھ غیر اللہ نہیں ہوتا

(پروفیسر ڈاکٹر) سلطان الطاف علی نیا ملسٹل۔ کوئٹہ ۔ ٢١ جمادی الثانی ١٤٠٩ھ / ٢١ دسمبر ١٩٨٨ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھوٹا منہ
بڑی بات
سلطان ارشد القادری

دستگیرِ دو جہاں رضی اللہ عنہ

ایسی ہستیٔ نامدار جس کا شہرہ علاقائی سرحدوں ہی کیا، ہماری زمین کی آخری حدوں سے بھی باہر تمام کائنات میں پھیلا ہوا ہے۔ جو خود فرماتے "طبولی فی السماء والارض دقت" (میرے نام کے ڈنکے آسمانوں اور زمین میں بج رہے ہیں) اور جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی تمام کائنات رائی کے ایک دانے کے برابر دکھائی دے۔ یقیناً ایسی عظیم المرتبت اور شہرہ آفاق ہستی محتاجِ تعارف نہیں۔ لیکن بندہ "چھوٹا منہ بڑی بات" کے مصداق کٹے انگلی شہیدوں میں نام کرنا چاہتا ہے۔ اور غالباً یہی وسیلۂ نجات بن جائے ورنہ یہ احقر، کہتر، کمتر تو بے علمی اور بے عملی میں یکتائے عصر ہے۔

اسمِ گرامی و القاب

سلطان الفقر، سید الکونین، سلطان الاولیاءؒ، دستگیرِ دو جہاں، نورِ مطلق، مشہود سی الحق، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی، سیدنا و مولانا ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمانوں پر "بازِ اشہب" اور زمین پر "محی الدین" کے لقب سے مشہور ہیں۔ خالقِ کائنات جل جلالہٗ نے انہیں "غوث الاعظم" کے خطاب سے ملقب فرمایا

ثُمَّ قَالَ "رَاَیْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی"

ثُمَّ قَالَ لِیْ

یَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ مَنْ سَاَلَنِیْ مِنَ الرُّؤْیَةِ
بَعْدَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَحْجُوْبٌ وَمَنْ ظَنَّ
اَنَّ الرُّؤْیَةَ غَیْرُ الْعِلْمِ فَهُوَ
مَغْرُوْرٌ بِرُؤْیَةِ الرَّبِّ

وَقَالَ لِیْ

یَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ لَیْسَ الْفَقِیْرُ عِنْدِیْ
مَنْ لَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ بَلِ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ
لَهُ الْاَمْرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِذَا قَالَ
لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ

پھر (سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ "میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا"

پھر مجھے فرمایا

"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! جو کوئی علم کے بعد میری رؤیت
کے متعلق پوچھے تو وہ محجوب ہے اور جس نے
بغیر علم کے رویت کے متعلق گمان کیا وہ
رویتِ رب تعالیٰ کے بارے دھوکہ میں ہے"

پھر مجھے فرمایا

"اے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ! میرے نزدیک وہ فقیر نہیں
جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ وہ فقیر ہے جسے
ہر چیز میں اَمر حاصل ہو جب وہ کسی چیز کے
بارہ کہے "ہو جا" تو وہ ہو جائے"